123

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ ۰

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

مصلح موعود نمبر

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم عنگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

نمبر ۴۰	۶ صفر سنہ ۱۳۹۵ھ ۞ ۱۸ تبلیغ ہش ۱۳۵۴ ۞ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۷۵ء	جلد ۶۴ / ۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا :۔

"۔۔۔۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے، مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا، وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اِس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡهَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ۔ مَظۡهَرُ الۡحَقِّ وَالۡعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا"

(اشتہار ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اوّل صنہ ۶۰)

پبلشر : مسعود احمد ؛ پرنٹر : سید عبدالحی ؛ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸/ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش
مصلح موعود نمبر

ظلمت کو پاش پاش کرنیوالا نورانی حربہ

اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ کی ظلمت کو پاش پاش کرنے کے لئے نورِ مجسّم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت اور افاضۂ رُوحانی کے نتیجہ میں آنحضور ہی کے نور سے منوّر کر کے دُنیا میں بھیجا۔ اِسی لئے آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اِس تاریکی کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت و جلالت شان کو آشکار کرنے والا نور ہوں، جو شخص میرے پیچھے چلے گا وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔
(بحوالہ "مسیح ہندوستان میں"۔ صفحہ ۱۱)

یہ اِس نور ہی کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ دلائل و براہینِ قاطعہ، علوم و معارفِ حقہ، اخبارِ غیبیہ اور صداقت کے نشانہائے درخشندہ کا وہ چشمہ رواں اور سیلابِ نور جاری فرمایا جس نے اسلام کی صداقت اور اس کی انقلاب انگیز رُوحانی تاثیرات کو دُنیا پر آشکار کر کے کُل ادیان پر اسے غالب کر دکھایا۔ حتیٰ کہ اسلام کے دشمن اور نعوذ باللہ اسے صفحہ ہستی سے نابود کرنے کے دعویدار عاجز و درماندہ ہوئے اور اسلام کے آگے سپر ڈالے بغیر نہ رہے۔ اور آپ ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح مخالفینِ اسلام کے بالمقابل ایک معرکہ کے بعد دوسرا معرکہ سر کرتے چلے گئے۔

جس زمانہ میں آپ مبعوث ہوئے تھے اُس وقت عیسائیت کُل دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔ اگرچہ آپ نے مروجہ عیسائیت کا بُطلان ثابت کر کے کسرِ صلیب کا فریضہ نہایت مہتم بالشان طریق پر ادا کیا اور اسلام کی صداقت اور اس کی حیات بخش تاثیرات کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھایا تھا لیکن عیسائیت کے عملاً نابود ہونے اور اس کی جگہ اسلام کے عملاً غالب آنے کا مرحلہ ابھی باقی تھا جس کی آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر نہایت زوردار الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی اور اِس ضمن میں فرمایا تھا کہ آج کے بعد سے ابھی تیسری صدی نہیں گزرے گی کہ اسلام پوری دنیا پر غالب آجائے گا اور عیسائیت کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہے گا۔ اِس غلبہ کو عملاً منصۂ شہود پر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر فرمایا کہ ایک اَور نورانی حربہ بھی آپ کے ساتھ ہے جو اسلام کے عملی غلبہ کی شکل میں ظلمت کو پاش پاش کر دیگا۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸۹۳ء میں آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"تُو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کر دے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہوگا۔"
(حجۃ الاسلام ص۹ بحوالہ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۲۳۵)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس الہام میں ظلمت کو پاش پاش کرنے والے رُوحانی حربہ سے کیا مراد ہے؟ چنانچہ جب ہم پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پر غور کرتے ہیں تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ اِس سے مراد مصلح موعود کا وجودِ مقدس ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے اُس کی پیدائش سے بھی قبل آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔"
(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بحوالہ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۱۳۹)

اللہ تعالیٰ کے الہام خاص میں مصلح موعود کو بھی نور قرار دیا جانا، خدا تعالیٰ کا اس کو اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کرنا، اُس میں اپنی رُوح ڈالنا، اس کے سر پر خدا کا سایہ ہونا، اس کا جلد جلد بڑھنا، رُوحانی اسیروں کی رستگاری کا موجب ہونا، زمین کے کناروں تک شہرت پانا اور قوموں کا اس سے برکت پانا اور اِس طرح اسلام کے عملاً ساری دنیا میں غالب آنے کی راہ ہموار ہونا ـــــ اِن سب امور سے صاف عیاں ہے وہ نورانی حربہ جس کے لئے عیسائیت کے عملاً کالعدم ہونے کی شکل میں یکسر الصلیب کا مصداق ہونا مقدر تھا مصلح موعود کا وجود ہے۔

چنانچہ جب ہم پیشگوئی مصلح موعود کے اصل اور حقیقی مصداق سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظاہری اور باطنی علوم سے پُر نابغہ روزگار وجود، بے پناہ قوت عمل سے مالا مال شخصیت، دُوررس نتائج کے حامل انقلاب انگیز کارناموں اور غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہمات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ علم و فضل سے لے کر تبلیغ و اشاعت اسلام کے عالمگیر نظام تک فکر و عمل کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس پر آپ نے اپنے منفردانہ اثر کا گہرا نقش نہیں چھوڑا۔ دنیا بھر میں پھیلا ہوا اسلامی مشنوں کا ہمہ گیر جال اطراف و جوانب عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد اور صدیوں سے قائم شدہ عیسائی مشنوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والی تبلیغ اسلام کا مشرق و مغرب میں وسیع و عمیق نفوذ، مغربی ممالک میں عیسائیت کی ناکامی اور اسلام میں ان کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ـــ یہ وہ درخشندہ و تابندہ منہ بولتے ثبوت ہیں جو اِس حقیقت کو آشکار کر دکھاتے ہیں کہ وہ نورانی حربہ جو دعوئ ماموریت کے وقت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھا اور جس نے آگے چل کر عملاً ظلمت کو پاش پاش کر کے یکسر الصلیب کا مصداق ہونا تھا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود مقدس ہے۔ چنانچہ جب آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے عین مطابق عیسائیت کی شکست فاش اور اسلام کی فتح مبین کو عملاً منصۂ شہود پر لانے کے ضمن میں عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے کر دُنیا بھر میں اسلام کے عملی غلبہ کی راہ کامیابی اور ظفر مندی کے ساتھ ہموار کر دکھائی تو آپ نے ۱۹۴۴ء میں اپنی ایک معرکہ آراء تقریر کے دوران دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت پُر شوکت الفاظ میں اعلان فرمایا:۔

"مَیں اِس سچائی کو نہایت کُھلے طور پر ساری دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے، یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی، اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا، مسیحیت دُنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دیگا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اِس طرح کچل کر رکھ دیگا کہ وہ سر اُٹھانے کی تاب نہیں رکھے گی۔ اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مُرجھا کر رہ جائے گی اور دُنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دے گا۔"
("الموعود" طبع اوّل صفحہ ۲۱۱)

اب کون نہیں جانتا کہ فی الحقیقت آپ کے قائم کردہ اسلامی مشنوں کے ذریعہ مشرق و مغرب میں عیسائیت نے ایسی شکست فاش کھائی ہے کہ خود مغربی اقوام عیسائیت کو عملاً خیر باد کہہ چکی ہیں اور اب ایک اَور نُورانی وجود کے ذریعہ (جس کے اندر آپ نے ایک رؤیا میں آسمانی نور داخل ہوتے دیکھا) انہیں اسلام کے نور سے منوّر کرنے کی ایسی زبردست مہم جاری ہے کہ عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ گئی ہے اور وہاں اسلام کا بیج پھل پھول کر ایک تناور درخت کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلۂ موعود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرتِ جہاں کا آگے بڑھو پروگرام اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ اور ان کے ذریعہ مشرق و مغرب میں رونما ہونے والا انقلابِ عظیم اس کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت المصلح الموعودؓ کے وجود میں جو نورانی حربہ عطا ہوا تھا وہ مسلسل جاری ہے اور جاری رہے گا یہاں تک کہ اسلام کے کرۂ ارض پر پورے طور پر غالب آنے سے یہ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی سات اہم اغراض

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرمایا ہے کہ یہ پیشگوئی جو دُنیا کے سامنے کی گئی ہے، اس کی کئی اغراض ہیں۔

اوّل یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آئیں۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ اس پیشگوئی نے چار سَو سال کے بعد پُورا ہونا ہے تو اس کے معنے یہ بنیں گے کہ مَیں نے یہ پیشگوئی اس لئے کی ہے کہ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں وہ بے شک مرے رہیں چار سَو سال کے بعد اُن کو زندہ کر دیا جائے گا۔ یہ فقرہ بالبداہت باطل اور غلط ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہ جلّہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ وہ لوگ جو دینِ اسلام سے مُنکر ہیں۔ اُن کے سامنے خدا تعالےٰ کا ایک زندہ نشان ظاہر ہو اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرامت کا انکار کر رہے ہیں اُن کو ایک تازہ اور زبردست ثبوت اس بات کا مل جائے کہ اب بھی خدا تعالیٰ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ وہ الہامی الفاظ جو اس پیشگوئی کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ ہیں کہ

"خُدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں"

اب اگر ان لوگوں کے نظریہ کو صحیح سمجھ لیا جائے جو یہ کہتے ہیں کہ مصلح موعود تین چار سو سال کے بعد آئے گا۔ تو اس فقرہ کی تشریح یُوں ہوتی ہے۔ کہ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے تاکہ وہ لوگ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں مرے رہیں اور چار سَو سال کے بعد اُن کی نسلوں میں سے بعض لوگوں کو زندہ کر دیا جائے گا۔ مگر کیا اس فقرہ کو کوئی شخص بھی صحیح تسلیم کر سکتا ہے۔

دوسرے یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی تھی تا دینِ اسلام کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں ہو۔ اس فقرہ کے صاف طور پر یہ معنے ہیں کہ دینِ اسلام کا شرف اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔ اسی طرح کلام اللہ کا مرتبہ اس وقت لوگوں پر ظاہر نہیں۔ مگر کہا یہ جاتا ہے کہ خدا نے یہ پیشگوئی اس لئے کی ہے تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ آج سے تین سَو سال کے بعد یا چار سَو سال کے بعد جب یہ لوگ بھی مر جائیں گے۔ ان کی اولادیں بھی مر جائیں گی اور انکی اولادیں بھی مر جائیں گی۔ لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔ جب نہ پنڈت لیکھرام ہوگا نہ منشی اندرمن مراد آبادی ہوگا نہ اُن کی اولادیں ہوں گی اور نہ ان اولادوں کی اولادیں ہوں گی۔ اُس وقت دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا۔ بتاؤ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کوئی بھی شخص ان معنوں کو درست سمجھ سکتا ہے۔

تیسرے آپ نے فرمایا۔ یہ پیشگوئی اِس لئے کی گئی ہے تاکہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اِس کے معنے بھی ظاہر ہیں کہ حق اِس وقت کمزور ہے اور باطل غلبہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسا نشان ظاہر ہو کہ عقلی اور علمی طور پر دشمنانِ اسلام پر حُجّت تمام ہو جائے اور وہ لوگ اِس بات کو ماننے پر مجبور ہو جائیں کہ اسلام حق ہے اور اِس کے مقابل میں جس قدر مذاہب کھڑے ہیں وہ باطل ہیں۔

چوتھی غرض اِس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اب یہ غور کرنے والی بات ہے کہ لوگ خدا تعالےٰ کو اِس صورت میں کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے۔ اگر یہ کہہ دیا جاتا کہ تین سَو سال کے بعد یا چار سو سال کے بعد ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے تم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ اسلام کا خُدا قادر ہے۔ ایسی پیشگوئی کو لیکھرام کیا اہمیّت دے سکتا تھا یا وہ لوگ جو اُس وقت دینِ اسلام پر اعتراضات کر رہے تھے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نشانات کو باطل قرار دے رہے تھے۔ اسلام کو ایک مُردہ مذہب قرار دے رہے تھے۔ ان پر کیا حجّت ہو سکتی تھی کہ تم چار سَو سال کے بعد خدا تعالیٰ کو قادر سمجھنے لگ جاؤ گے۔ چار سَو سال کے بعد پُوری ہونے والی پیشگوئی سے وہ لوگ خدا تعالیٰ کو کس طرح قادر سمجھ سکتے تھے۔ وہ تو یہی کہتے کہ ہم اِن زبانی دعووں کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ چار سو سال کے بعد ایسا ہو جائے گا۔ یہ تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے۔ بات تب ہے کہ ہمارے سامنے نشان دکھایا جائے اور اسلام کے خدا کا قادر ہونا ثابت کیا جائے۔

پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اگر اِس پیشگوئی نے چار سو سال کے بعد ہی پُورا ہونا تھا۔ تو اس زمانہ کے لوگ یہ کس طرح یقین کر سکتے تھے کہ خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔

چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خُدا اور اُس کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ہے۔ اِس کے معنی بھی یہی بنتے ہیں کہ وہ لوگ جو میرے زمانہ میں اسلام کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اُن کے سامنے مَیں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ اُنہیں اسلام کی صداقت کی ایک بڑی کھُلی نشانی ملے گی۔ مگر ملے گی چار سَو سال کے بعد۔ جب موجودہ زمانہ کے لوگوں بلکہ اُن کی اَولادوں اور اُن کی اولادوں میں سے بھی کوئی زندہ نہیں ہوگا۔

ساتویں آپ نے بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئی اِس لئے کی گئی ہے تاکہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ چار سو سال کے بعد آنے والے وجود سے اس زمانہ کے لوگوں کو کیونکر پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے تھے۔"

"الموعود" (تقریر ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء بر موقع جلسہ سالانہ) صفحہ ۳۸ تا ۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے مصداق

دو واضح علامات پر ایک نظر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

آج سے ۶۰ برس پیشتر اللہ تعالیٰ نے مامور ربانی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ان کی عاجزانہ دعاؤں کے جواب میں ایک نشانِ رحمت کا وعدہ فرمایا۔ آپ نے یہ تضرعات، ہوشیار پور کے مقام پر اسلام کی حقانیت کے نشان کے اظہار کے لئے کی تھیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ہندوستان میں عیسائی پادری اور آریہ پنڈت بڑے زوروں پر تھے اور اسلام کے خلاف نہایت گندے اعتراضات کرتے تھے مسلمانوں کی حالت اس وقت نہایت خستہ تھی۔ حضرت میرزا صاحب کا دل اس حالت سے سخت زخمی تھا۔ آپ نے فرمایا ہے

این دو فکرِ دینِ احمدؐ مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعداءِ ملت قلتِ انصارِ دیں

اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی الخ"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس نشانِ رحمت کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو ایک مسیحی نفس عظیم فرزند عطا کیا جائیگا۔ اس عظیم فرزند کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر اس موعود فرزند کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے نام سے موسوم کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے"

(سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

اس موعود لڑکے کے متعلق مزید تحریر فرمایا کہ:۔

"دوسرا لڑکا (مصلح موعود) جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں"

(سبز اشتہار ص۷ حاشیہ)

موعود فرزند کی ولادت کی میعاد کیا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت محمود رضی اللہ عنہ کی ولادت پر اعلان فرمایا کہ:۔

"آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ ہجری بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے"

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نو سالہ مدت میں مصلح موعود کی ولادت کے وعدہ کے موافق حضرت میرزا محمود احمد رضی اللہ عنہ کو مصلح موعود اور عمر پانے والا فرزند قرار دیا۔ اور تفاؤل کے طور پر ان کی ولادت کے روز ہی ان کا نام بشیر اور محمود بھی رکھدیا جو مصلح موعود کے نام ہیں نیز اس اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء بعنوان تکمیل تبلیغ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے لئے شرائط بیعت کا بھی اعلان فرما دیا۔ مگر خاص بندگانِ خدائے عزوجل کے طریق پر آپ نے احتیاط کا پہلو بھی اختیار فرمایا اور لکھا کہ جب کامل انکشاف ہوگا تو اس کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ کیونکہ مصلح موعود کے لئے دو بنیادی شرطیں الہام کی رو سے مقرر ہو چکی تھیں اوّل یہ کہ وہ نو سالہ مدت میں ضرور پیدا ہوگا۔ دوم یہ کہ وہ عمر پانے والا ہوگا

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی ولادت الہام کے قریباً تین سال بعد ہوگئی۔ اس لئے پہلی شرط تو کھلے طور پر پوری ہوگئی مگر دوسری شرط کے متعلق ولادت کے وقت کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر میں یوں ہے کہ:۔

"تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا"

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۰۵)

معزز قارئین! آپ مصلح موعود کے لئے میعاد میں تولد اور عمر پانے والے ہونے کی علامات کو مدنظر رکھکر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذیل کی دو عبارتوں پر غور فرمائیں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

(الف) "میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت (پیشگوئی) کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا (باقی صفحہ ۸ پر)

مصلح موعود کے لئے مدت مقررہ میں حضرت میرزا محمود احمدؓ پیدا ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے آپ عمر پانے والے فرزند تھے۔ آپ کی عمر کے سالوں کو گنتے رہنے سے یہ بات عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہا السلام کا یہی یقین تھا کہ میرا لڑکا محمود احمدؓ مصلح موعود ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ فی الواقع حضرت مرزا محمود احمدؓ جس طرح میعاد مقررہ میں پیدا ہونے والی علامت کے مصداق تھے اسی طرح آپ "عمر پانے والا ہوگا" کی علامت کے بھی مصداق تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعودؓ

تاریخ احمدیّت کا ایک ورق

ہزاروں سال پہلے انبیاء کی پیشگوئی تھی
اُنہوں نے جس میں اِک موعودِ مصلح کی خبر دی تھی

کہ ہوگا مہدی موعودؑ کا فرزند اِک پیدا
کرے گا بول بالا آ کے وہ دینِ محمدؐ کا

اور اِک پوتا بھی وارث ہوگا اُسکی بادشاہت کا
خدا کے فضل سے ہوگا وہ موجب خیر و برکت کا

صحیفہ طالمود آیا تھا جس نے یہ خبر دی تھی
اندھیری رات میں خوشخبریٔ رنگِ سحر دی تھی

محمدؐ مصطفےٰؐ نے بھی یہ دی تھی آ کے خوشخبری
کہ ہوگی ایک شادی مہدیٔ موعودِؑ اقدس کی

اُسی سے مہدیٔ موعودؑ کی اولاد بھی ہوگی
یہ دنیا اُس کے دم سے اُس گھڑی آباد بھی ہوگی

خبر دی تھی بہت سے اَور بھی اسلافِ اُمّت نے
جلال الدین رُومیؒ۔ ہانسویؒ نے اور نعمتؒ نے

غرض یہ پیشگوئی کی گئی تھی سب نوشتوں میں
کیا چرچا خدا نے جنّ و انساں میں فرشتوں میں

حضورِ پاکؑ کے دل میں اُٹھی تحریک شدّت سے
کریں چلہ کشی جا کر کہیں فرطِ ارادت سے

کہ اِس چلّہ سے ہی عقدہ کشائی ہونے والی تھی
کسی موعود کی پھر پیشوائی ہونے والی تھی

بشاراتِ ظفر ملتی تھیں یاں مامورِ دوراں کو
خدا دینے لگا تھا برکتیں اُس پاک اِنساں کو

خدا کے حکم سے ہشیارپور تشریف لے آئے
مسیحِ پاکؑ اپنے ساتھ چند خدّام بھی لائے

خدا کے حکم سے چِلّہ کشی کرنی تھی خلوت میں
گزارے آپ نے چالیس دن یکسر عبادت میں

دریچے وا ہُوئے سارے خدا کے فضل و رحمت کے
خزانے آپ کو بخشے گئے یُوں علم و حکمت کے

یہ چِلّہ تھا خدا کے فضل و رحمت کی کشائش کا
یہ موقع تھا خدائے دینِ وحدت کی ستائش کا

ہُوا الہام دیتا ہوں نشاں میں تُجھ کو رحمت کا
دکھاتا ہوں میں منظر اپنی قدرت اور قربت کا

دعاؤں کو قبولیّت کا مَیں نے شرف ہے بخشا
موافق ہے اُسی کے! تم نے جو کچھ مجھ سے ہی مانگا

تمہارا یہ سفر کرنا مبارک کر دیا مَیں نے
تیری جھولی کو اپنی رحمتوں سے بھر دیا میں نے

نجات اُن کو ملے گی جو ہیں خواہاں زندگانی کے
کُھلیں گے راز مُردوں پر حیاتِ جاودانی کے

کلام اللہ کا تا مرتبہ لوگوں پہ ظاہر ہو
صداقت دینِ حق کی تاکہ سب مُلکوں پہ ظاہر ہو

خُدا کے فضل سے حق برکتوں کے ساتھ آئے گا
نحوست ساتھ لے کر اب یہ باطل بھاگ جائے گا

کہ تا ایمان لائیں لوگ فرقانِ مقدّس پر
خدا کے اُس رسولِ پاکؐ کی شانِ مقدّس پر

کہ تا اہلِ جہاں پر مجرموں کی راہ ظاہر ہو
کہ تا جو میرے دل میں ہے تمہاری چاہ ظاہر ہو

بشارت ہو کہ دینگے ہم وجیہہ و پاک اِک لڑکا
وفادار و غلامِ صاحبِ لولاک اک لڑکا

مبارک ہو تیرے گھر میں ترا مہمان آتا ہے
مقدّس رُوح والا صاحبِ ایمان آتا ہے

وہ عمنوائیل نامی پاک لڑکا خوبصورت
زمانے کو تمہارے بعد اُسکی اب ضرورت ہے

وہ آئے گا خدا کا فضل اُس کے ساتھ آئے گا
خزانے معرفت کے اہلِ عالم میں لُٹائے گا

وہ ہوگا صاحبِ عظمت وہ ہوگا صاحبِ دولت
کہ چُومے گی خدا کے فضل سے اُسکے قدم شہرت

کرے گا صاف بیماروں کو رُوح الحق کی برکت سے
کہ بھیجا ہے خدا نے اس کو قدرت اور رحمت سے

وہ ہوگا ایک پختہ کار ذہن و فہم کا مالک
خدا کے فضل سے ہوگا وہ حلم و رحم کا مالک

وہ اُجڑی دین کی کھیتی گُل و گلزار کر دے گا
وہ آئے گا تو آ کر تین کو وہ چار کر دے گا

عطا ہوں گے علومِ ظاہری و باطنی اُس کو
نہ آئے گی کسی بھی چیز کی ہرگز کمی اُس کو

کیا ممسوح اُسے عطرِ رضامندی سے ہے ہم نے
اُسے حصّہ دیا رُوحِ خداوندی سے ہے ہم نے

منادی دین کی دُنیا کے سب حصّوں میں پھیلے گی
کہ کثرت سے تمہاری نسل سب مُلکوں میں پھیلے گی

حضورِ پاکؑ نے جب پیشگوئی کی اشاعت کی
عدُوّانِ محمد مصطفےٰؐ نے بھی عداوت کی

بڑھا حد سے زیادہ لیکھرام اپنی شرارت میں
نہیں تھا کوئی ثانی اُس کا نخوت میں رعونت میں

بہت سے اَور لوگوں نے بھی کی تکذیب بڑھ بڑھ کر
کہ مسلی اپنے پاؤں کے تلے تہذیب بڑھ بڑھ کر

بڑا اِک زلزلہ پیدا ہُوا اِس پیشگوئی سے
کئی لوگوں کو آیا ابتلا اِس پیشگوئی سے

مگر اہلِ صفا تھے منتظر وقتِ مقرّر کے
کہ ہیں وعدے سبھی صادق خدائے پاک و برتر کے

وہی صدیق ہیں جو صدق آخر تک دکھاتے ہیں
بُرا انجام ہے اُن کا جو رہ میں چھوڑ جاتے ہیں

خدا کے فضل سے موعود مصلح ہو گیا پیدا
مسیحِ پاک کے گھر گوہرِ یکتا ہُوا پیدا

نظیرِ حسن و احساں وہ مسیحِ پاکؑ کا آیا
مجسّم ہو کے دُنیا میں وہ نُورِ کبریا آیا

محمد مصطفےٰؐ کی شان کو کرنے عیاں آیا
وہ مہدی کی صداقت کا درخشندہ نشاں آیا

یہ باعث ہوگا شجرِ دینِ حق کی آبیاری کا
اسیروں کی اُسے بننا تھا موجب رُستگاری کا

فرشتے کر رہے تھے ناز بچّے کی ولادت پر
گواہی دے رہے تھے وہ نشانوں کی صداقت پر

(قریشی سمیع اللہ صمیم بھیروی)

۱۸ فروری ۲۵ء صفحہ ۳
126
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اپنے کاموں میں اُولوالعزم ہوگا

(سلطان احمد پیر کوٹی)

ہم میں سے ہر ایک جس نے آپ کی خلافت مبارکہ کے شاندار زمانہ کا کچھ حصّہ دیکھا ہے وہ جانتا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ ہر اس کام کے لئے جسے آپ نے کرنا چاہا ایک عزم لے کر اُٹھے۔ آپ نے اس بات کی کبھی پرواہ نہ کی کہ اس کام کے لئے آپ کے پاس مناسب سامان بھی موجود ہیں یا نہیں۔ اس کے لئے حالات سازگار ہیں یا نہیں۔ آپ کے کسی کام میں مشکلات وہ مالی ہوں یا حالی روک نہ بنیں۔ نہ جنگل اور کوہسار آپکا راستہ روک سکے نہ بیابان و صحرا۔ نہ دریا اور سمندر آپ کے عزم کے آڑے آئے۔ نہ سیلاب اور تندوتیز آندھیاں۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے جب کبھی کسی مہم کے سر کرنے کا اعلان فرمایا انہوں نے ہمیشہ اس کے متعلق یہی محسوس کیا کہ اب یہ مہم سر ہو کر رہے گی۔ فتح و کامرانی نے ہمیشہ آپ کے قدم چومے۔

الہامات الٰہیہ میں جہاں مصلح موعود کی اور بہت سی علامات بیان کی گئی ہیں۔ وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خداتعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا
کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا
جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے
کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ
ما یشاء۔"

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء حاشیہ)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدائے عزوجل نے ...... اپنے
لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل
کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا
جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور
اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ
وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان
میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس
طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

عزم علیہ کے ایک معنے لیفعلن کے ہیں یعنی وہ ضرور اس کام کو کرے گا (لسان العرب) اس طرح اولوالعزم کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ جس کام کا ایک دفعہ ارادہ کرے گا اسے پورا کرکے چھوڑے گا۔ اور چونکہ مرد مومن کا عزم توکل کی بنیادوں پر بلند ہوتا ہے اس لئے اولوالعزم کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ تمام متوکل علی اللہ ہوگا۔ وہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کے توکل پر۔ نہ کہ اپنی کسی مادی طاقت کے بھروسہ پر شروع کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اسے پورا کرکے دم لے گا۔

پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس لئے اولوالعزم ہونے کی علامت بھی آپ کے وجود باجود کے متعلق ہی بیان کی گئی ہے۔ اور آپ کے وجود باجود میں ہی بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔

ہر شخص جو تاریخ احمدیت کا کچھ علم رکھتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک جس نے آپ کی خلافت مبارکہ کے شاندار زمانہ کا کچھ حصہ دیکھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ ہر اس کام کیلئے جسے آپ نے کرنا چاہا ایک عزم لے کر اُٹھے۔ آپ نے اس بات کی کبھی پرواہ نہ کی کہ اس کام کے لئے آپ کے پاس مناسب سامان بھی موجود ہیں یا نہیں۔ اس کے لئے حالات سازگار ہیں یا نہیں۔ آپ کے کسی کام میں مشکلات وہ مالی ہوں یا حالی روک نہ بنیں۔ نہ جنگل اور کوہسار آپ کا راستہ روک سکے نہ بیابان و صحراء، نہ دریا اور سمندر آپ کے عزم کے آڑے آئے نہ سیلاب اور تندوتیز آندھیاں۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے جب کبھی کسی مہم کے سر کرنے کا اعلان فرمایا انہوں نے ہمیشہ اس کے متعلق یہی محسوس کیا کہ اب یہ مہم سر ہو کر رہے گی۔ فتح و کامرانی نے ہمیشہ آپ کے قدم چومے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی اولوالعزمی کی مثالوں سے بھری پڑی ہے ان سب مثالوں کو ایک ہی فرصت میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ ان کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں صفحات درکار ہیں۔ آپ کی حیات مبارکہ اولوالعزمی کی ایک ایسی داستان تھی جو ایک رات میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ اس کے بیان کرنے کے لئے بے شمار راتوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس فرصت میں آپکی اولوالعزمی کی صرف ایک مثال نہایت مختصر طور پر بیان کی جائے گی جسکا تعلق اصلاح و ارشاد سے ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی صحت بچپن سے ہی بہت ناقص تھی آپ اکثر بیمار رہتے تھے۔ آپ کا وجود کمزور اور دبلا تھا تیرہ چودہ سال کی عمر میں آنکھوں میں ککرے پڑ گئے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کر سکے آپ کی صحت کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ہم شکر کرتے ہیں کہ یہ مدرسہ میں بھی چلا جایا کرتا ہے اور کوئی بات اسکے کانوں میں پڑ جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کو اپنی ضروریات سے متعلق کوئی فکر نہ تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر جبکہ سایہ پدری سر سے اُٹھ گیا۔ آپ نے عام لوگوں کی طرح یہ فکر نہیں کیا کہ اب آپ کھائیں گے کہاں سے آپ ان ذمہ واریوں کو کیسے ادا کریں گے جو والد کی وفات پر بوجہ بڑی اولاد ہونے کے آپ کے کندھوں پر پڑ گئی تھیں۔ آپ کو فکر تھا تو صرف یہ کہ اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کا کیا ہوگا۔ کیا آپ کا مشن اب ختم ہو جائے گا۔ کیا آپ کی جماعت اب منتشر ہو جائے گی کیا ہم لوگ بے یارومددگار رہ جائیں گے۔ یہ خیال آتے ہی آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہوگئے اور خداتعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"اے خدا میں تیرے مسیح
کے سرہانے کھڑے ہو کر تیرے
حضور یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری
جماعت بھی پھر گئی تو میں اُس دین
اور اس کی اشاعت کے لئے کھڑا
رہوں گا جس کو تُو نے حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم
کیا ہے۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء ص ۹)

آپکی عمر اس وقت صرف انیس سال کی تھی اور اس عمر میں عظمت و شان والے کام سرانجام دینے والے بہت شاذ گذرے ہیں۔ پس آپ نے اس چھوٹی سی عمر میں ایک بہت بڑے کام کے کرنے کا عزم کیا اور ان مشکلات و مصائب کو اپنے دل میں جگہ نہ دی جسکی آپ نے نبرد آزما ہونا تھا۔

اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ آپ نے اس عزم کو کس شان سے نباہا اور اس کام کو کس عمدگی سے سرانجام دیا جسکے سرانجام دینے کا آپ نے اپنے خالق و مالک کے سامنے عہد کیا تھا۔ تاریخ احمدیت کے اوراق الٹیے آپ دیکھیں گے کہ آپ قیام خلافت کے بعد تائید و استحکام خلافت کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ آپ نے اس کام کو اس طرح کیا کہ آپ خلیفہ وقت کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی صورت اختیار کر گئے۔ آپ نے مخالفین خلافت کا منہ بند کیا اور ہر میدان میں انہیں شکست فاش دی۔ اس کام کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے اخبار الفضل کا اجراء کیا جو آپ کی اولوالعزمی کی ایک الگ داستان ہے۔ اپنے چند دوستوں کو اپنے ساتھ ملا کر انصار اللہ کے نام سے ایک مجلس قائم کی جس نے تائید و استحکام خلافت اور اشاعت احمدیت و اسلام کے سلسلہ میں عظیم خدمات سرانجام دیں۔ اس مجلس کی کوششوں اور قربانی کے نتیجہ میں انگلستان میں پہلا احمدیہ مشن قائم ہوا۔ یہ سب باتیں آپ کے عزم کی شان کو بلند اور چار چاند لگا رہی تھیں لیکن اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات موجود تھی جو الامام جُنّة یُقاتل من ورائه کے مطابق دشمن کے ہر حملہ کا نشانہ تھی اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ آپ اکیلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے اور آپ کے مشن کو قائم و دائم رکھنے کا کام کر رہے ہیں۔ آپ کے عزم کے لئے ابھی ایک بڑا امتحان مقدر تھا۔ چند سالوں کے بعد آپ کے نازک کندھوں پر خلافت کا بارگراں پڑنے والا تھا اور ایسے حالات پیدا ہونے والے تھے کہ نہ صرف اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے آپ نے اکیلے مخالفین کا نشانہ بننا تھا بلکہ اپنوں نے بھی آپ کا ساتھ چھوڑ دینا تھا۔

میری مراد مارچ ۱۹۱۴ء کے سانحہ عظیمہ سے ہے کہ جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ اللہ تعالیٰ کے تصرف خاص کے ماتحت خلیفہ منتخب ہوئے۔ اس وقت کو حاضر احباب میں سے بہت کثیر تعداد نے آپ کی بیعت کر لی تھی لیکن بیرونی جماعتوں کے احباب کے بڑے حصہ نے جو وہاں حاضر نہ تھا اور (جیسے اس وقت پچانوے فیصد کہا گیا تھا) ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کے بااثر اور مقتدر ممبران آپ کے مخالف تھے وہ اپنے اثر و رسوخ۔ حضور کی ناتجربہ کاری، چھوٹی عمر کا اور ظاہری تعلیم سے محرومی کی بناء پر یہ خیال کرتے تھے کہ اب یہ جماعت چند دن کی مہمان ہے۔ خزانہ خالی تھا۔ اس میں صرف چودہ آنے کے پیسے تھے۔ اس کے مقابل صدر انجمن احمدیہ پر چودہ ہزار روپیہ قرض تھا۔ اس وقت تقاضائے بشریت کی وجہ سے آپ کی جو حالت تھی اسے آپ خود ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنے اوپر ایک بہت
بڑا بوجھ محسوس کیا۔ اس وقت مجھے
خیال آیا کہ اب کوئی ایسا طریق بھی
ہے کہ میں اس بات سے لوٹ سکوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے بہت غور کی اور بہت سوچا۔ لیکن کوئی طریق مجھے معلوم نہ ہوئی اس کے بعد بھی کئی دن میں اسی فکر میں رہا تو خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں بتایا کہ میں ایک پہاڑی پر چل رہا ہوں۔ دشوار گذار راستہ دیکھ کر میں گھبرا گیا اور واپس لوٹنے کا ارادہ کیا جب میں نے لوٹنے کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو پچھلی طرف میں نے دیکھا کہ پہاڑ ایک دیوار کی طرح کھڑا ہے اور لوٹنے کی کوئی صورت نہیں اسلئے مجھے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اب تم آگے ہی آگے چل سکتے ہو پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔"

(برکات خلافت طبع اوّل ص۶)

غرض خلافت آپ کے عزم کا امتحان تھا۔ خلیفہ بننے کے بعد اشاعت اسلام اور تربیت جماعت کا سارا بوجھ آپ کے نازک کندھوں پر پڑ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کی اشاعت کی ذمہ داری آپ پر عاید کر دی گئی۔ کیونکہ خلیفہ کا کام وہی ہوتا ہے جو مامور من اللہ کا ہوتا ہے خلیفہ ماموریت کے نور کو دور تک پہنچانے اور اسے دیر تک قائم رکھنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ خلیفہ مامور کی قوت قدسیہ سے ایک خاص پروگرام کے تحت استقلال دہ کی راہیں استوار کرتا ہے۔ جماعت اس کے ذریعہ منضبط اور متحد رہتی ہے۔ گویا خلیفہ کا وجود مامور کے وجود سے الگ نہیں ہوتا بلکہ خلافت کے ذریعہ انوار نبوت کو ممتد اور لمبا کر دیا جاتا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے اس بار عظیم کو جو آپ کے نازک کندھوں پر رکھا گیا تھا کامل باون ۵۲ سال تک نہایت کامیابی اور ظفر مندی سے اٹھایا اور اس کے لئے آپ نے ناقابل برداشت تلخیاں اٹھائیں اپنی جسمانی اور دنیوی ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اپنوں اور غیروں کی مخالفت کا سامنا کیا۔ اپنے مشن کی کامیابی کی فکر میں اپنے جسم کو نڈھال کیا۔ گو خلافت سے پہلے ہی آپ کی صحت بہت کمزور رہتی تھی لیکن خلافت کا بار پڑنے کے بعد اس پر اور بھی برا اثر پڑا لیکن آپ نے اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی نہ کی۔ آپ کے توکل علی اللہ کا یہ حال تھا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اس کی مدد میرے شامل حال نہ ہو تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا۔"

(تقریر ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء مطبوعہ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

"خلافت اس (خدا) کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کو کوئی اکھاڑ نہیں سکتا۔ اس عاجز اور ناتواں وجود کو اس نے اپنے فضل اور احسان سے اس مقام پر کھڑا کیا ہے اس کے کام میں کوئی روک نہیں ہو سکتا۔"

(آئینہ صداقت)

خلافت کی ردا پہننے کے بعد بڑے ہی ناساز گار حالات میں آپ نے اشاعت احمدیت کے کام کو شروع کیا۔ سب سے پہلے آپ نے جماعت کے منتشر دھاگوں کو سمیٹ کر رسی کی صورت میں جمع کیا۔ اخباروں، رسالوں اور اشتہاروں کی غیر معمولی اشاعت کے علاوہ جماعت کے اہل علم لوگوں کو ملک کے چاروں اطراف میں پھیلا کر بیرونی جماعتوں کو اصل حالات سے باخبر کیا۔ اختلافی امور کی تشریح کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سمجھائی۔ چنانچہ جلد ہی جماعت نے سنبھالا لیا اور آپ کی بیعت کرکے ایک مرکز پر جمع ہوگئی۔

اس کے بعد آپ نے لندن مشن کو مضبوط کیا۔ ۱۹۱۹ء میں سیلون میں مبلغ بھجوایا۔ اسی سال ماریشس میں تبلیغی مشن قائم فرمایا۔ ۱۹۲۰ء میں امریکہ اور ۱۹۲۱ء میں مغربی افریقہ میں تبلیغی مشنوں کا اجراء فرمایا۔ ۱۹۲۲ء میں مصر میں مبلغ بھجوایا۔ ۱۹۲۳ء میں اچھوت اقوام میں تبلیغ کا اجراء کیا۔ ۱۹۲۳ء میں تحریک شدھی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اسی سال جرمن میں مبلغ بھیجا۔ ۱۹۲۴ء میں ایران، روس اور افغانستان میں مبلغین بھیجے۔ ۱۹۲۵ء میں فلسطین، شام اور انڈونیشیا میں تبلیغی مشن قائم فرمائے۔ ۱۹۳۴ء میں مشرقی افریقہ میں باقاعدہ مشن قائم کرکے تبلیغ و اشاعت کا آغاز فرمایا۔

گو نظام سلسلہ کو چلانے میں مدد دینے کے لئے آپ ہی کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام ۱۹۱۹ء میں ہی عمل میں آگیا تھا اور انہوں نے آپ کی رہنمائی میں اندرون اور بیرون ملک تبلیغ کا کام اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا لیکن کام وسیع تھا اور وسیع تر ہو رہا تھا اس کے لئے متعدد ہاتھوں کی ضرورت تھی۔ تجربہ کار اور ہوشیار مبلغین کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے ایک طرف حضور نے مبلغین تیار کرنے کے لئے ایک باقاعدہ تدریسی ادارہ قائم کیا اور دوسری طرف ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید ایسی عالمی اور عظیم الشان تحریک کے ماتحت وقف کا نظام قائم فرمایا۔ جب یہ تحریک پوری طرح منظم ہوگئی تو اس نے بیرون ملک تبلیغ کا کام سنبھال لیا اور صدر انجمن احمدیہ کی توجہ اندرون ملک اصلاح و ارشاد کی طرف مبذول رہی۔

تحریک جدید کے ماتحت متعدد مشن قائم ہوئے جن کے ذریعہ یورپ میں انگلستان، سپین، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، اور سکنڈے نیویا۔ امریکہ میں یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ، ٹرینیڈاڈ اور برٹش گی آنا۔ مغربی افریقہ میں نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ آئیوری کوسٹ اور گیمبیا۔ مشرقی افریقہ میں یوگنڈا۔ تنزانیہ اور کینیا۔ مشرق وسطیٰ میں فلسطین، شام اور عدن۔ اور مشرق بعید میں انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ملائیشیا بورنیو اور جزائر فجی میں باقاعدہ اور منظم طور پر تبلیغ و تبشیر کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جنوبی افریقہ، لبنان۔ سیلون۔ برما۔ جاپان اور فلپائن میں بھی تبلیغی مشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سلسلہ کے مبلغ پولینڈ۔ یوگوسلاویہ۔ ہنگری۔ البانیہ ٹوگولینڈ (افریقہ)، کانگو (افریقہ) ارجنٹائن (امریکہ) مسقط۔ عراق۔ اردن اور ہانگ کانگ تک بھی پہنچے۔ اور پیغام احمدیت وہاں کے لوگوں تک پہنچایا۔ آسٹریا۔ قبرص۔ ترکی، سوڈان۔ کویت۔ بحرین۔ دوبئی اور آسٹریلیا میں بھی احمدی جماعتیں قائم ہوئیں۔

اس کے علاوہ متعدد ممالک میں مرکزی مساجد تعمیر کی گئیں۔ دنیا کی متعدد زبانوں میں قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کا ترجمہ کیا گیا۔ حضور نے خود بھی دو دفعہ یورپ کا سفر فرمایا اور متعدد ممالک میں ذاتی طور پر پیغام حق پہنچایا۔ یکصد کے قریب اہم اور بنیادی مضامین پر کتب تصنیف فرما کر اسلام اور احمدیت کے روحانی اسلحہ خانہ میں اضافہ فرمایا۔ قرآن کریم کی متعدد مجلدات میں تفسیر لکھ کر قرآنی علوم کو دنیا میں پھیلایا۔

جیسا کہ مضمون کی ابتداء میں بتایا گیا ہے کہ آپ نے اشاعت احمدیت اور غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں کسی مشکل اور مصیبت کو درخورِ اعتنا نہیں جانا اور جس بات کا ایکدفعہ عزم کر لیا اسکو پورا کرکے دم لیا۔ خدائی امداد اور نصرت پر آپکو یقین کامل تھا۔ الٰہی افضال اور رحمتوں پر آپ کو کامل بھروسہ تھا۔ امریکہ کی حکومت نے احمدی مبلغ کو ملک میں داخل ہونے سے روکا تو آپ نے فرمایا:۔

"ہم امریکہ کے ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں سے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے۔ اور امریکہ ان کو نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔"

(الفضل ۱۵ر اپریل ۱۹۳۰ء)

غرض حضور نے اپنے عزم کو خوب نبھایا۔ اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ پر توکل کرکے اندرون اور بیرون ملک اسلام کی اشاعت فرمائی۔ اقصائے عالم تک پیغام حق پہنچایا اور اس کام کو جاری رکھنے کے لئے ایک مضبوط نظام قائم فرمایا۔

جب آپ نے سفر آخرت اختیار فرمایا تو درجنوں ممالک میں احمدیت کے مضبوط مشن قائم تھے جن میں ڈیڑھ سو کے قریب پاکستانی مبلغ کام کر رہے تھے۔

اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضور کی زندگی میں ہی اسلام کا پیغام دنیا کے قریباً ہر ملک میں پہنچ گیا۔ قریباً ہر ملک میں احمدی افراد موجود ہیں اور آئندہ کے لئے اشاعت احمدیت کے لئے ایک مضبوط بنیاد قائم کر دی گئی ہے جس پر اشاعت احمدیت کی جو عمارت تیار ہوئی ہے وہ انشاء اللہ بلند سے بلند تر ہوتی جائے گی تا آنکہ اسلام تمام ادیان باطلہ پر کامل اور مکمل غلبہ حاصل کر لے۔ آپ نے کیا خوب فرمایا تھا:۔

ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

حضرت مصلح موعودؓ

ہے دل میں تازہ تر اک پھر نشانِ ربّ کریم ؎ حضورِ سرورِ عالم کا وہ غلامِ عظیم
کہ جس نے عظمتِ ملّت کی وہ بنا ڈالی ؎ کہ جس سے کشتِ چمن میں ہے آج ہریالی
وہ دورِ نو کے بتوں کو جھنجھوڑنے والا ؎ زمیں سے عرش کے رشتوں کو جوڑنے والا
وہ عزمِ ملّتِ حق کو ابھارنے والا ؎ خرد کو موجِ جنوں سے سنوارنے والا
علومِ دیں کے ذخائر کو کھولنے والا ؎ زبانِ عرش سے رُوحوں میں بولنے والا
وہ چشم و دل کو بصیرت میں ڈھالنے والا ؎ ہر اِک کے درد کو خود دل میں پالنے والا

وہ تھا ہر اک کیلئے فرحت دکھوں کا پیام
وجود اُس کا تھا اک جوئے نغمہ خرام

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعود کی ایک خصوصیت

"قومیں اس سے برکت پائیں گی"

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چالیس دن کے مجاہدہ اور ریاضت کے دوران ایک عظیم الشان فرزند کا وعدہ دیا گیا اور اس فرزند کا ایک لقب مصلح موعود بھی بتلایا گیا اور اس فرزند موعود و پسر موعود کی روح میں جو خصوصیات رکھی گئی تھیں۔ ان سب کا ذکر اس پہلی پیشگوئی میں کیا گیا تھا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے الہام اور اذن سے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور سے شائع کی تھی۔ ان میں آپ کی ایک یہ خصوصیت بھی ذکر کی گئی تھی کہ

"قومیں اس سے برکت پائیں گی"

اور اس خصوصیت کے آپ کے موعود فرزند مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے ذریعہ پورے ہونے کا ذکر اس مضمون میں آئے گا۔ وباللہ التوفیق۔

برکت کی تفصیل

برکت کا لفظ زیادتی و بڑھوتی اور خوشحالی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ برکت روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی۔

جسمانی لحاظ سے برکت مال و اولاد کی زیادتی اور ان اشیاء کی کثرت ہے جن سے انسان کی جسمانی زندگی کو آرام و خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ اور مال کی فراوانی کا دارو مدار وقت پر بارشیں نازل ہونے اچھے بیج اور پھل حاصل ہونے اور کثرت پیداوار زمین پر موقوف ہے۔ اس لئے قرآن شریف میں ایک جگہ اہل دیہات کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ اگر وہ ایمان لاتے تو ہم ان پر آسمان سے اور زمین سے برکتیں نازل کرتے اور حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو مخاطب کر کے فرمایا (كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا) کہ اس باغ میں تمہارے لئے ہر ایک کھانے پینے والی چیز بکثرت موجود ہے۔ کسی چیز کی کمی نہیں جہاں سے چاہو کھاؤ پیو اور اپنی زندگی بسر کرو!

آسمانی برکات میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی جس کا ظاہری نشان جنت ہے اور اس کے فرشتوں کا سجدہ اور ان کی مدد اور وحی و الہام و کشوف اور رؤیائے صالحہ یعنی سچی خوابیں اور اللہ تعالیٰ کی معیت و نصرت داخل ہیں۔

پس مصلح موعود نے قوموں کو یہی برکت عطا فرمانی تھی اور قوموں کو یہ برکت اسی وقت مل سکتی ہے جب وہ ایمان و تقویٰ اختیار کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے ان پر خوش ہو جائے اور زمینی اور آسمانی برکات کے دروازے ان پر کھول دے

عہد برکت

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ فروری ۱۸۸۶ء میں آپ کی ولادت کے متعلق پیشگوئی شائع کی گئی اور ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو جس دن آپ کی ولادت ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اعلان تکمیل تبلیغ" لکھا اور دس شرائط بیعت شائع فرمائیں اور بیعت کے لئے ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کا دن اور لدھیانہ کا شہر مقرر فرمایا۔

(کیونکہ ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر مبارک کیا گیا تھا) اور مصلح موعود کے مکمل جوان ہونے تک (۱۹۰۸ء) سلسلہ احمدیہ کی تخم ریزی ہوئی اور سلسلہ احمدیہ کے بڑھنے پھیلنے اور پھولنے کے لئے قدرت ثانیہ (خلافت) کا زمانہ قرار پایا۔

مصلح موعود سے اقوام عالم کا برکت پانا

جب حضرت مصلح موعود قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر (خلیفہ ثانی) قرار پائے (مارچ ۱۹۱۴ء) اس وقت تک جماعت احمدیہ بھی ہندوستان کے چند علاقوں اور خصوصاً پنجاب میں محدود تھی۔ بعض غیر ممالک میں کوئی اکا دکا احمدی ہوگا۔

آپ نے قوموں کو برکت دینے کے لئے بیرون ہند مشن قائم کرنے کا کام شروع فرمایا سب سے پہلے جزیرہ برطانیہ میں باقاعدہ احمدیہ مشن استوار فرمایا۔ پھر بحر ہند کے جزیرہ ماریشس میں مشن قائم فرمایا۔ پھر براعظم افریقہ اور امریکہ کی طرف توجہ فرمائی۔ اور مغربی افریقہ اور یونائیٹڈ سٹیٹس میں مشن قائم فرمائے۔

پھر ۱۹۲۴ء میں سفر یورپ سے واپس تشریف لاکر عرب ممالک فارس و بخارا اور انڈونیشیا میں مشن قائم فرمائے پھر مخالفین احمدیت کی ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۴ء تک کی شدید مخالفت کے بعد دنیا کے دیگر حصوں کی طرف توجہ فرمائی اور مشرقی افریقہ، سپین، البانیا، ہنگری، اٹلی۔ جاپان۔ چین ملیشیا۔ چینی ترکستان، جنوبی امریکہ وغیرہ میں مشن قائم فرمائے۔

پھر دوسری عالمگیر جنگ کے بعد یورپ میں ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی فرانس اور ڈنمارک میں مشن قائم فرمائے اور سابقہ مشنوں کے کام میں مزید وسعت پیدا کر دی۔ اور ان سب قوموں کو آسمانی برکات سے وافر حصہ بخشنے کے لئے قرآن مجید کے سات عالمی زبانوں انگریزی۔ جرمنی۔ فرنچ ڈچ۔ اٹالین۔ سپینش اور رشین میں تراجم کا اہتمام فرمایا جن میں سے تین چار تراجم آپ کی زندگی میں طبع ہو کر اکناف عالم میں پھیلائے گئے۔

علاوہ ازیں جہاں جہاں آپ کے مشن قائم ہوئے ان کے ذریعہ سے ان ممالک کی زبانوں میں آسمانی دعوت ان سب قوموں میں پھیلائی گئی یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ ایسا باقی نہ رہا جہاں آپ کی آواز نہ پہنچی ہو اور جہاں آپ سے برکت حاصل کرنے والے موجود نہ ہوں اور ان برکت حاصل کرنے والوں کا اندازہ ان خطوط، عرائض اور ہدایا و تحائف سے بھی ہو سکتا ہے۔ جو اکناف عالم سے روزانہ قادیان اور ربوہ کے مرکز، ڈاک خانہ کے ذریعہ آپ کی خدمت میں پہنچتے تھے اور [illegible]

کوئی قوم ایسی نہیں جس نے آپ سے برکت نہ پائی ہو۔ کئی دنیا کی نظر میں چھوٹے تھے جو آپ کی برکت سے بڑے کئے گئے اور زمینی سے آسمانی ہوئے اور ہمارے ملک کا ہر گوشہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ قوموں نے مصلح موعود سے برکت پائی اور برکت کا یہ زمانہ ۵۲ سال تک ممتد رہا اور قیامت تک اس برکت کے آثار دنیا کی قوموں میں موجود رہیں گے۔

اقوام عالم کے ان نمائندوں سے بھی ہو سکتا ہے۔ جو آپ کی زیارت اور آپ سے برکت حاصل کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً آپ کے مرکز قادیان اور ربوہ میں آتے رہتے تھے اور ان میں سے بعض ہفتوں اور مہینوں آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور بعض ان میں سے

سالہا سال

آپ کے زیر حفاظت تعلیم و تربیت حاصل کر کے اپنے اپنے ملکوں میں بطور مبلغ و منادی گئے اور اپنی قوموں کے لئے محبت اور نمونہ بنے۔ اور اپنی قوموں کو ان برکتوں سے حصہ دیا اور دے رہے ہیں جو انہوں نے آپ سے پائیں!

مزید برآں اہل ہند و پاکستان کی معروف قوموں میں سے کوئی قوم ایسی نہیں جس نے آپ سے برکت نہ پائی ہو۔ کئی دنیا کی نظر میں چھوٹے تھے جو آپ کی برکت سے بڑے کئے گئے اور زمینی سے آسمانی ہوئے اور ہمارے ملک کا ہر گوشہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ قوموں نے مصلح موعود سے برکت پائی اور برکت کا یہ زمانہ ۵۲ سال تک ممتد رہا اور قیامت تک اس برکت کے آثار دنیا کی قوموں میں موجود رہیں گے کہ یہ تقدیر خداوندی کی تقدیروں سے ہے

فتبارک اللہ احسن الخالقین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ......علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا"

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور کے مقام سے ایک پیشگوئی فرمائی کہ اسلام کی صداقت کے نشان کے طور پر اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام صفات کا حامل ایک جلیل القدر اور عظیم الشان فرزند عطا کرے گا اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتی اور نعوذ باللہ حضور کی طرف سے افتراء ہوتی تو کبھی پوری نہ ہوتی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبشر اولاد عطا فرمائی اور ان میں ایک وہ بھی تھا جو اس پیشگوئی میں مذکور تمام صفات و نشانات کا حامل تھا۔ پھر ۱۹۴۴ء میں اُس موعود نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر بڑے زور و شور سے اعلان کیا کہ وہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے اور ان مذکورہ جملہ صفات و نشانات کا حامل ہے۔ کسی مخالف کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ کو چیلنج کرتا کہ آپ ان صفات مذکورہ کے حامل نہیں ہیں۔

اس مختصر سے مضمون میں پیشگوئی کے صرف ایک فقرہ پر ہی تبصرہ کیا جائیگا کہ "وہ ...... علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

جن دوستوں اور احباب نے اسی طرح غیر از جماعت احباب میں سے بھی انصاف پسند طبیعت رکھنے والوں نے حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ کی صفات اور عظیم شخصیت کا قریب سے مطالعہ کیا آپ کے خطبات و تقاریر کو سنا آپ کی تحریرات کا مطالعہ کیا وہ سب تو از خود ہی اس یقین سے پُر ہیں کہ واقعی آپ علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھے۔ ہاں دوسرے احباب کے لئے اس نشان کی کسی قدر تفصیل بیان کرنے کی ضرورت ہے اور اسی سلسلہ میں یہ چند سطور پیش ہیں وما توفیقی الا باللہ

سب سے پہلے تو یہ واضح ہونا چاہیئے کہ اس پیشگوئی میں "علوم ظاہری و باطنی" سے کیا مراد ہے؟ اس کا حل اسی پیشگوئی کے دوسرے الفاظ میں مضمر ہے اور وہ یہ ہیں کہ

"...... اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا
مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور
تا حق اپنی تمام برکتوں کے
ساتھ آجائے اور باطل
اپنی تمام نحوستوں کے
ساتھ بھاگ جائے"

سو علوم سے مراد وہ علوم ہیں جو دین اسلام کا شرف اجاگر کرنے اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے سلسلہ میں ضروری ہیں یہ مراد نہیں کہ علم حساب۔ علم جغرافیہ۔ علم تاریخ و دیگر مروجہ علوم کے تمام شعبوں اور مراحل کو مصلح موعود اپنے اندر جمع کریگا بلکہ یہ مراد ہے کہ ان تمام علوم کو وہ اس حد تک اپنے اندر جمع کر لیگا اور اُن سے پُر کیا جائیگا کہ وہ دیگر مذاہب عالم کے مقابل پر دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر بخوبی آشکار کر دے گا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کئی بار اپنی تقاریر و تحریرات میں اسی بات کا دعویٰ فرمایا کہ جہاں تک اسلام کی علمی مدافعت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام علوم کا اس حد تک فہم عطا کیا ہے کہ اگر کسی بھی علم کے ماہرین کی طرف سے اُس مخصوص علم کی بناء پر اسلام پر اعتراض کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اسی علم کے مسلمہ بنیادی اصولوں کے ذریعہ سے اُس معترض کو ساکت و خاموش کر دیں گے۔ اور اگر کسی کو اس دعویٰ کی صداقت میں شک ہو تو وہ میدان میں نکلے اور اسلام پر اعتراض کر کے دیکھے۔

علوم ظاہری و باطنی سے مراد

دوسرا امر اس سلسلہ میں قابل غور یہ ہے کہ الفاظ "ظاہری و باطنی" سے کیا مراد ہے یعنی علوم ظاہری کون کون سے ہیں اور علوم باطنی کون کون سے ہیں؟ سو واضح ہو کہ علوم ظاہری وہ علوم ہیں جو حواس ظاہرہ سے حاصل کئے جاتے ہیں یعنی بصارت اور سماعت کے ذریعہ دینی علوم میں بھی ان کے کچھ ظاہری حصص ہیں۔ جن کو ہم کتب کا مطالعہ کر کے یا علماء کی تقاریر سنکر حاصل کر سکتے ہیں ان علوم کے حصول میں نیک بد کی کوئی تمیز نہیں۔ ہر انسان جو معروف طریقوں کو اختیار کرتے ہوئے محنت کرے گا وہ ان علوم کو حاصل کر لیگا۔ انگلستان کے پروفیسر مارگولیتھ نے تفسیر بیضاوی سورۃ آل عمران کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ یہاں تک تفسیر بیضاوی کے اس حصے کے معروف علم کا تعلق ہے۔ پروفیسر مارگولیتھ نے اسے حاصل کر لیا بلکہ اس کا انگریزی میں نہایت عمدہ ترجمہ پیش کیا۔ حالانکہ وہ خود اسلام کے متبعین میں سے نہیں تھے پس علوم ظاہر تو وہ ہیں جن کا رُخ باہر سے اندر کی طرف ہوتا ہے یعنی ایک شخص جو اس ظاہری آنکھوں اور کانوں وغیرہ کے ذریعہ انہیں حاصل کر کے اپنے دماغ و دل کو منور کرتا ہے۔ اس کے مقابل پر کچھ ایسے علوم بھی ہیں جن کا ماخذ و منبع انسان کا قلب ہوتا ہے پھر وہاں سے انکا رُخ اور اجراء باہر کی طرف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کے قلب پر

وحی و الہام

لفظی یا وحی خفی کے ذریعہ سے وہ علوم نازل کرتا ہے یا اُن کا بیج مجمل صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے قلب مطہر میں بو دیا جاتا ہے۔ پھر وہ بیج ایک لہلہاتی ہوئی فصل یا ایک جوش مارنے والے چشمہ کی صورت میں اُس بندے کی زبان یا قلم سے ظاہر ہوتا ہے گویا ان علوم کا رُخ باطن سے ظاہر کی طرف ہوتا ہے اور انہی کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں ہے کہ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ یعنی قرآن کریم کے یہ باطنی علوم وہی لوگ حاصل کریں گے جن کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے پاک و مطہر بنا دیئے جائیں گے ان علوم باطنی کے حصول کے لئے شرط اول۔ تقویٰ و خشیۃ اللہ ہوتی ہے اور یہ تقویٰ کے نتیجہ میں حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کہ تم تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں علوم سکھائے گا۔ (سورۃ البقرۃ)

> دین اسلام کے شرف اور کلام کے مرتبے کو ظاہر کرنے کیلئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو دونوں قسم کے علوم سے اللہ تعالیٰ نے پُر کر دیا تھا۔ ظاہری علوم سے بھی اور باطنی علوم سے بھی عربی زبان کے صرفی نحوی مسائل۔ تاریخ اسلام و اقوام اولیٰ۔ علم لغت۔ علم بیان معانی و بدیع۔ الغرض ہر علم کے ذریعہ آپ نے اپنی تحریرات میں اپنے وسیع تبحر کا نمونہ پیش کیا ہے

دین اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبے کو ظاہر کرنے کے لیے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو دونوں قسم کے علوم سے اللہ تعالیٰ نے پُر کر دیا تھا۔ ظاہری علوم سے بھی اور باطنی علوم سے بھی عربی زبان کے صرفی نحوی مسائل۔ تاریخ اسلام و اقوام اولیٰ۔ علم لغت۔ علم بیان معانی و بدیع الغرض ہر علم کے ذریعہ آپ نے اپنی تحریرات میں اپنے وسیع تبحر کا نمونہ پیش کیا ہے۔

علوم ظاہری اور تفسیر کبیر

علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کے سلسلہ میں حضور کی جملہ تصانیف اور کارناموں کا جائزہ لینا تو ایک مبسوط مقالہ کا متقاضی ہے۔ اس مختصر کی فرصت میں صرف چند ایک امثلہ تفسیر کبیر سے پیش ہیں۔

آپ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا بہت عظیم نمونہ و شاہکار آپ کی تصنیف تفسیر کبیر ہے۔

علوم ظاہری کے لحاظ سے اس میں آپ نے عربی زبان کی لغت کی کتب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استشہاد پیش کرتے ہوئے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی پیش کئے اور ہر معنی سے ایک نیا مضمون پیش کیا ہے نہایت دقیق اور الجھے ہوئے عرفی اور نحوی عقدوں کو خوش اسلوبی سے حل کر کے دکھایا ہے مستشرقین کے اعتراضات کا رد پیش کیا ہے جو آپ کے تبحر علمی پر دال ہے۔ جا بجا قرآنی بیانات اور بائبل کے بیانات کا موازنہ کر کے قرآنی بیانات کی سچائی ثابت کی ہے اور بائبل کے بیانات کا بودا ہونا اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا ہے انبیاء پر الزامات کا رد عربی لغت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پیش فرمایا مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق تفاسیر میں لکھا ہے کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں غم کر کر کے اور رو رو کر اندھے ہوگئے تھے گویا آپ نے بے صبری کا نمونہ دکھایا۔ الفاظ قرآنی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ سے مندرجہ بالا نتیجہ نکالا جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے عربی لغت سے استشہاد کرتے لکھا ہے کہ اس کے معنی ہیں انکی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا گئے یہ معنی ایک نبی کی شان کے بالکل مطابق ہیں مگر یہ کہنا کہ انہوں نے اتنا غم کیا اور اتنا روئے کہ اندھے ہو گئے۔ شان نبوت کے منافی ہے۔ الغرض اگر حضور کے باطنی علوم سے صرف نظر بھی کیا جائے تو صرف ظاہری علوم کا جو نمونہ حضور نے اپنی اس تصنیف لطیف۔ تفسیر کبیر میں پیش کیا ہے وہ حیران کن ہے اس زمانے میں اور بھی کئی علماء نے قرآن کریم کی تفاسیر لکھی ہیں۔ بعض ان میں سے کسی مشہور دارالعلوم کے سند یافتہ تھے اور بعض دنیوی یونیورسٹیوں کے سند یافتہ مگر علوم باطنی کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری کا جو ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہمیں تفسیر کبیر میں نظر آتا ہے وہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔ بعض امور جو علماء کے سامنے محل تحقیق اور متنازع فیہ تھے ان کے متعلق حضور نے تفسیر کبیر میں ایسی سیر کن تحقیق پیش فرمائی ہے کہ دل سے بے اختیار آپ کے لئے دعائیں نکلنے لگتی ہیں۔ مثلاً اصحاب کہف ذوالقرنین۔ یاجوج ماجوج۔ جن و انس واقعہ موسیٰ و خضر علیہما السلام پر جو تحقیقات آپ نے کی ہے وہ آپ کے علوم سے پُر کئے جانے کا ثبوت ہے

باطنی علوم اور تفسیر کبیر

ان تمام باتوں کے ساتھ یہ امر بھی حق ہے کہ تفسیر کبیر کی اصل شان مصلح موعود کے علوم باطنی کے ذریعہ سے ہی ظاہر ہوتی ہے ان علوم باطنی کے نمونوں سے ساری تفسیر بھری ہوئی ہے یہ وہ علوم ہیں جنہیں حضور نے اللہ تعالیٰ سے الہام جلی و خفی کے ذریعہ حاصل کیا اور وہ آپ کے قلب مطہر پر نازل کئے گئے۔ چنانچہ آیات قرآنیہ اور قرآن کریم کی سورتوں کے باہم ربط و نظم کا بیان مقطعات قرآنی کی تشریح سورۃ فاتحہ کے علمی معارف کا بیان علوم باطنی سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

جہاں تک قرآن کریم کی آیات اور سورتوں کی ترتیب کا تعلق ہے مستشرقین نے اس ترتیب کو نعوذ باللہ بیہودہ اور لغو قرار دیا ہے مثلاً پروفیسر نکلسن لکھتا ہے کہ ترتیب کے لحاظ سے قرآنی مضامین و آیات میں کوئی ربط نہیں اور پڑھنے والا اُکتا جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر دعویٰ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر ترتیب قرآنی کے علم کو کھول دیا ہے اور بسم اللہ کی ب سے لے کر الناس کی س تک سارا قرآن موتیوں کے ہار کی طرح سے ایک بے نظیر اور لطیف ترتیب سے مرتب ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں حضور نے ہر سورۃ کا ربط گذشتہ سورۃ سے بیان فرمایا ہے۔ پھر ہر سورۃ کی ابتدائی آیات کا گذشتہ سورۃ کی آخری آیات سے بھی ربط دکھایا ہے اور ایسے رنگ میں تفسیر بیان کی ہے کہ تمام آیات حکمت و علم سے ایک طبعی ترتیب سے رکھی ہوئی نظر آتی ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے علوم

حضور کے علوم باطنی سے پُر ہونے کے سلسلہ میں حضور کا ایک پرانا کشف قابل ذکر ہے۔ جس میں ایک فرشتہ نے حضور کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھلائی بعد میں آپ وہ تفسیر جو آپ نے اپنے فرشتے سے سیکھی بھول گئے۔ اس کشف کا مطلب تو یہ تھا کہ اس سورۃ کے نئے سے نئے مطالب ہمیشہ ہی آپ کو القاء ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ تفسیر کبیر جزو ع پر آپ فرماتے ہیں :-

"...... میں سمجھ گیا کہ فرشتہ کے تفسیر سکھانے کا یہی مطلب تھا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک ہمیشہ اس سورۃ کے نئے سے نئے مطالب مجھے سکھائے جاتے ہیں جن میں سے سینکڑوں میں مختلف کتابوں اور تقریروں میں بیان کر چکا ہوں اور اس کے باوجود وہ خزانہ خالی نہیں ہوا چنانچہ دعا کے متعلق جو کہ اس سورۃ میں بیان ہوئے ہیں اور جن کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں وہ بھی اپنی تجارب میں سے ہے کیونکہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھتے وقت میرے دل میں خیال گذرا کہ اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی نئے مطالب اس سورۃ کے کھولے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سات اصول کا انکشاف ہوا جو دعا کے متعلق اس سورۃ میں بیان ہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک اور یہ جو کچھ لکھا ہے محض نمونہ کے طور پر لکھا ہے ورنہ ان اصولوں میں سلسلہ بہت سی باتیں پوشیدہ ہیں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ"

۱۹۴۳ء کے زمانے میں حضور کو الہام ہوا تھا کہ

اِنَّمَا اُنْزِلَتِ الْفَاتِحَۃُ
لِتَدْمِیْرِ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ

یعنی۔ سورۃ فاتحہ کے نزول کی ایک خصوصی علت غائی فتنہ دجال کا استیصال ہے اس کے ساتھ ہی حضور کو وہ مضامین سمجھائے گئے۔ جن کے ذریعہ دجالی فتنہ کا استیصال ہوتا ہے۔ حضور نے جب اس الہام کو شائع فرمایا تو ساتھ یہ بھی فرمایا کہ آپ ابھی ان مضامین کا اظہار نہیں کریں گے تا اگر کسی شخص کو حضور سے بڑھکر قرآن دانی کا دعویٰ ہو تو وہ حضور کے مقابلے پر سورۃ فاتحہ سے فتنہ دجال کے استیصال کے متعلق مضامین نکال کر دکھائے۔

اخبار غیبیہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے علوم باطنی کے سلسلہ میں وہ تمام اخبار غیبیہ بھی قابل ذکر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً آپ پر ظاہر کی جاتی تھیں۔ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران متعدد اہم بین الاقوامی امور کے سلسلہ میں رؤیا و کشوف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اہم امور کا حضور پر انکشاف فرمایا اور وہ امور تھوڑے ہی عرصہ میں فلق الصبح کی طرح پورے ہوئے۔ ان کی تفاصیل اس زمانہ کے سلسلہ کے اخبارات میں موجود ہے۔

علم تاریخ

علم تاریخ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضور کو نہایت ہی باریک نگاہ عطا فرمائی تھی۔ آپ میں یہ ملکہ تھا کہ روایات کے عظیم انبار میں سے آپ صحیح واقعات کی کڑی نکال لیتے تھے اور اپنے بیان کردہ نتائج کو واقعات کی اندرونی و بیرونی شہادتوں سے ثابت کر دیتے تھے اپنے لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" میں حضور نے حضرت عثمان و حضرت علی رضوان اللہ علیہما کی خلافتوں کے واقعات مربوط صورت میں بیان فرمائے اور ان دونوں مقدس ہستیوں پر جو اعتراضات و الزامات مورخین ظاہری نے وارد کئے اُن سب کا رد کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں بھی اپنے دونوں پیش رو اصحاب کی طرح شجر محمدی کے شیریں پھل تھے حضور نے اس لیکچر میں تاریخی تحقیق کے رنگ میں ان تمام اعتراضات کا قلع قمع فرمایا اور ثابت کر دکھایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے تربیت پائے ہوئے یہ دونوں خلفاء اُن باطل الزامات سے قطعاً مبرا ہیں جو نادانوں نے اپنی جہالت یا بغض کی وجہ سے اُن پر وارد کئے ہیں۔ یہ کتابچہ "اسلام میں اختلافات کا آغاز" مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی علم تاریخ کے سلسلہ میں تبحر علمی کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ اس تقریر کی صدارت اسلامیہ کالج لاہور کے صدر شعبہ تاریخ پروفیسر سید عبدالقادر نے کی تھی۔ انہوں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں حضور رضی اللہ عنہ کے تبحر علمی کا شاندار الفاظ میں اعتراف کیا۔

علم اقتصادیات

علم اقتصادیات میں حضور رضی اللہ عنہ کے عظیم شاہکار۔ حضور کی دو تقریریں ہیں جو "نظام نو" اور "اسلام کا اقتصادی نظام" کے عنوانات سے شائع ہو چکی ہیں "اسلام کا اقتصادی نظام" میں حضور رضی اللہ عنہ نے نہایت عجیب اور اچھوتے رنگ میں کمیونزم کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے کہ بظاہر کمیونزم سرمایہ داری کے خلاف اور مزدوروں اور غریب عوام اور فلاکت زدہ انسانیت کی ہمدردی کا دعویٰ کرتی ہے لیکن اگر اسکی حقیقت کی چھان بین کی جائے تو در اصل کمیونزم صرف مزدوروں اور غریب عوام کے مقابلے میں چھوٹے چھوٹے سرمایہ داروں کو مٹا کر ایک عظیم الشان سرمایہ دار کھڑا کرتا ہے اور حکومت خود وہ عظیم بنیا بن گئی ہے جس نے اپنے اندر تمام سرمایہ داروں کو جمع کر لیا ہے۔ چھوٹے سرمایہ داروں کا پھر بھی ایک حد تک مزدور طبقہ مقابلہ کر سکتا تھا۔ مگر ان کو مٹا کر روس نے جس عظیم بنیئے کو کھڑا کر دیا ہے۔ یعنی حکومت کو اس کا مقابلہ کرنا مزدوروں کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہری لفظوں میں تو کمیونزم۔ مزدوروں کی آمریت کا تصور پیش کرتی ہے۔ مگر درحقیقت وہ اُن چند افراد یا ایک فرد کی آمریت ہوتی ہے جن کے یا جس کے ہاتھ میں دراصل عنانِ اختیار ہوتی ہے اور غریب عوام کی حالت اس کے سامنے بےجان کھلونوں اور چرندوں کی ہو جاتی ہے۔

علم النفس

اس طرح دوسرے علوم کے میدان میں بھی حضور کو وہ باریک نظر حاصل تھی کہ حضور اُسی علم کی رُو سے اسلام پر وارد کئے جانے والے اعتراض کا قلع قمع کر کے رکھ دیتے تھے۔ صرف ایک اور مثال کے بیان پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور وہ علم النفس کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ عنہ کو اس علم سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا۔ قوم کا لیڈر۔ اس علم کے بغیر قوم کی صحیح راہنمائی نہیں کر سکتا۔ میں اس علم کے علمی حصہ کو چھوڑتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ عنہ کو وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ اس کے ایک خالص علمی پہلو کے متعلق ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں۔ کہ علوم ظاہری سے پُر ہونے کا مطلب یہی ہے کہ اس علم سے ایسے رنگ میں پُر ہونا اور اس حد تک پُر ہونا مراد ہے جس سے دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو۔ علم النفس کے سلسلہ میں ایک واقعہ یہ ہے کہ مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب مدظلہ، جو گورنمنٹ کالج لاہور کے ریٹائرڈ پرنسپل ہیں۔ ہمارے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بھی پرنسپل رہے ہیں اور پاکستان کے بہت سے ماہرین علم النفس آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ نے ۱۹۳۰ء میں علم النفس کے ماہر ڈاکٹر فرائیڈ یا اس کے ساتھیوں کی طرف سے ظہورِ اسلام کی نفسیاتی تشریح کا خلاصہ حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کیا اور نہایت گندے اعتراضات کا ذکر کیا جو اس تشریح کی رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑتے ہیں۔ حضور رضی اللہ عنہ ان دنوں ڈلہوزی میں موسم گرما میں مقیم تھے۔ حضور کے ہمراہ پا بہ رکاب ہونے والے خدام میں یہ عاجز بھی تھا۔ مکرم قاضی صاحب کا خط جب حضور کی خدمت میں موصول ہوا تو حضور غیرت دینی سے بھر گئے اور خود آں اعتراضات کا جواب لکھ کر مکرم قاضی صاحب کو روانہ کیا۔ جواب لکھوا کر جب حضور شام کو باہر سیر کے لئے تشریف لائے تو خاکسار کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنی تقریروں اور تحریروں میں سختی نہیں کیا کرتا مگر غیرت دینی کی وجہ سے آج میں مجبور ہو گیا کہ ڈاکٹر فرائیڈ کے متعلق سخت لفظ استعمال کروں۔ حضور کے لکھوائے ہوئے یہ جوابات من وعن شائع نہیں کئے جا سکے تاہم جہاں تک خاکسار راقم الحروف کو ان کا مضمون یاد رہا تھا۔ خاکسار نے تعلیم الاسلام کالج کے رسالہ "المنار" میں ان دنوں میں جب کہ کالج لاہور میں تھا اپنی طرف سے ان کا مضمون خلاصۃً شائع کر دیا تھا ان جوابات سے بھی خوب ظاہر ہو جاتا ہے کہ کسی بھی علم کے ماہر کو اسی علم کی رُو سے اسلام پر اعتراض کا منہ توڑ جواب حضور کی طرف سے ملا کرتا تھا یہ سب کچھ اسی وجہ سے تھا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو۔

وَآخِرُ کَلِمَتِنَا حَمْدٌ وَّشُکْرٌ
لِرَبٍّ مُّحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

(بقیہ صفحہ ۵)

مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق

پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے"۔

(سراج منیر صفحہ ۳۱)

اب) سبز اشتہار کی عبارت درج کرنے کے بعد تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶)

ان عبارتوں سے دونوں باتیں ثابت ہیں (۱) کہ مصلح موعود کیلئے مدت مقررہ میں حضرت مرزا محمود احمد پیدا ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے آپ عمر پانے والے فرزند تھے۔ آپ کی عمر کے سالوں کو گنتے رہنے سے یہ بات عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی یقین تھا کہ میرا لڑکا محمود احمد مصلح موعود ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے بھی روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ فی الواقع حضرت مرزا محمود احمد جس طرح میعاد مقررہ میں پیدا ہونے والی علامت کے مصداق تھے اسی طرح آپ "عمر پانے والا ہوگا" کی علامت کے بھی مصداق تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائیوں میں سے صاحبزادہ مبارک احمد تو صغر سنی میں فوت ہو گئے تھے حضرت مرزا شریف احمد اور حضرت مرزا بشیر احمدؓ بھی سیدنا حضرت محمود احمد رضی اللہ عنہ کی زندگی میں رحلت فرما گئے۔ آپ نے ان کے بعد بھی زندگی پائی اور نومبر ۱۹۶۵ء میں آپ کا وصال ہوا۔ پس واقعاتی شہادت نے نمایاں طور پر ثابت کر دیا کہ دیگر اوصاف و علامات کے علاوہ مصلح موعود بلحاظ میعاد کے اندر پیدا ہونے کے اور بلحاظ عمر پانے والا ہونے کے بھی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ ہی مصلح موعود ہیں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

درخواستِ دعا

خاکسار دو تین ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار منشی محمد اسمٰعیل از چنیوٹ)

ہر قسم کا
اسلامی لٹریچر
منگوانے کیلئے
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کو ۔۔۔ یاد رکھیں

خالص سونے و چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
فینسی گولڈ سمتھ
کو یاد رکھیں!
نیز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور زیورات کی خرید و فروخت
کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں
چوہدری لطیف احمد زاہد راجپوت گولبازار ربوہ

بندوق پستول۔ ریوالور کارتوس
وغیرہ ہر قسم خرید کرنے کیلئے
قریشی محمود الحسن
اسلحہ ڈیلر
کچہری بازار سرگودھا

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
پاک ٹمبرز
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ، راوی روڈ۔ لاہور
کو
ہمیشہ یاد رکھیے فون نمبر ۶۲۲۶۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پسر موعود

بالائے سرش ز ہوشمندی ٭ مے تافت ستارۂ بلندی

محترم امین اللہ خان صاحب سالک مربی سلسلہ

زندہ خدا زندہ تجلیات سے پہچانا جاتا ہے۔ پسر موعود کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم نشان ہے۔ اخبارِ غیبیہ سے وہی مشرف ہوتے ہیں جنہیں خدا کے حضور رضا کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ موعود مظفر اور مسیحی نفس کی پیشگوئی ہستیٔ یزداں، اسلام کی حقانیت اور صداقت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔

انسان از خود یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے ہاں مدت معینہ میں ان اعلیٰ اخلاقی اور روحانی اوصاف سے متصف ایک موعود فرزند بالضرور پیدا ہوگا۔ وہ دُنیا بھر میں شہرت پائے گا۔ ظاہری و باطنی علوم میں دسترس رکھے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے گا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

حرف بحرف ظہور پذیر ہونے والی اس عظیم پیش خبری سے محض ایک عظیم مقدس شخصیت مشرف ہوسکتی ہے جسے خدا تعالیٰ نے خاص قرب اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز فرمایا ہو۔

جب ہم نے آنکھ کھولی یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ ہم نے اس مقرّب بارگاہِ ایزدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہ نور تھا اور مجسم نور۔ اس کی ایک نگاہ انسان کی کایا پلٹ دیتی۔ اُس کے ساتھ فضل تھا جو اس کے آنے کے ساتھ آیا اور اس کے خوشہ چیں دُنیا بھر میں روحانی خزائن بکھیرنے لگے۔ اس کے قریب بیٹھے ہوئے فرش و عرش کا بُعد تھا۔ اور ہزاروں میل کے مکانی بُعد کے باوجود اُس کی قربت کا احساس درخشاں رہتا۔ تفسیر کبیر اس کے علوم ظاہر و باطنی کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ السنۂ عالم میں قرآن مجید کی ترجمانی، کرۂ ارض کے سینہ پر دین یزداں کے لئے چٹانوں کی طرح مضبوط اس کے قائم کردہ مشن اس کے عزم راسخ کے علمبردار ہیں۔ وہ بپھرے ہوئے طوفانوں سے لڑا اور سفینۂ دینِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو موجِ حوادث سے بچاتا ہؤا ساحلِ مراد پر لے گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رحلت کے معاً بعد پیدا ہونے والی نسل اس صدمہ کو شاید برداشت نہ کرسکتی کہ اس کائنات میں آنکھ کھولنے سے کچھ عرصہ قبل صدیوں کا منتظر مہدی اس جہاں سے اگلے عالم کو سدھار گیا۔ مسیح پاکؑ کی اعلاءِ کلمۃ الحق اور جماعت کی خاطر مقبول تضرعات کے نتیجہ میں۔ یوں محسوس ہوتا ہے۔ اس نسل کی ڈھارس بندھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پسر موعودؓ اور موعود نافلہ (ایدہ اللہ) کے پاک اور خارق عادت طور پر نافع وجودوں سے نوازا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بشارات الٰہیہ کس محکم یقین سے فرمایا کہ موعود فرزند نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہوگا۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہوجائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

نیز فرمایا:۔

"اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہؤا ہے۔"

(سبز اشتہار ص حاشیہ۔ حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر ص حاشیہ)

دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ گراں بہا خدمات جنہیں عظیم اسلامی سلطنتیں نہ بجا لائیں انہیں اس موعود فرزند نے سرانجام دیا۔ چنانچہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:۔

"آپ خلیفہ ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بشارت پسر موعود کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملی تھی اس کا لفظ بلفظ پورا ہوتے ایک عالم نے دیکھ لیا۔ آپ کے ہاتھوں سے عظیم الشان کام سرانجام پائے جو عہد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسدِ مبارک کے سامنے کیا تھا وہ ایسا نبھایا کہ جیسا نبھانے کا حق ہے قدم قدم پر نصرت الٰہی اپنی پوری شان سے شاملِ حال ہوکر جلوہ گر نظر آئی۔ آپ کی تفسیریں، درس قرآن، تحریریں اور تقریریں آپ کے خصوصیت ہی ایک بیش بہا اور بہت بڑا ذخیرہ ہیں۔ اس پر آپ کی قوتِ عمل، قوتِ فیصلہ، عزم راسخ، جماعت کی ہر موقع پر رہنمائی، دنیا کے ہر گوشہ میں احمدیت کے اسلامی مشن کے قیام غرض ہر بات کو دیکھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس وجود میں خدا تعالیٰ نے ایک خاص رُوح پھونک دی تھی۔ اور اس کا خاص فضل اور رحم آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا ہے۔ آپ کے کارناموں سے دشمن بھی منکر نہیں ہوسکتا۔ ایک مرزا رحمت کا "لڑکا" جس کو خدائے قادر و مقتدر نے میدان میں اتارا بڑے بڑوں سے بازی لے گیا۔ جو کام عالم اسلام علم، دولت اور زبانی دعوے کے باوجود حل نہ کرسکا تھا وہ اس نے کر دکھایا۔"

(پیش لفظ تاریخ احمدیت جلد پنجم)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ سابق صدر عالمی عدالت اس پیشگوئی کی زمانی و مکانی لحاظ سے وسیع اور دائمی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو نشان اس کے ظہور کی تائید میں ظاہر ہوتے ہیں وہ صرف ایک ملک یا ایک نسل کی ہدایت کا موجب اور ذریعہ نہیں بنتے ان کا حلقۂ اثر بہت وسیع اور ممتد ہوتا ہے۔ خود پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے اس پیشگوئی کا موعود دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم)

یہ پیشگوئی مصلح موعود کا غلبۂ اسلام سے گہرا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

بدل اشتراک
(روزانہ)
سالانہ قیمت :- ۰۰ — ۵۰ روپے
ششماہی :- ۰۰ — ۲۶ ،،
سہ ماہی :- ۰۰ — ۱۴ ،،
قیمت ایک پرچہ ۲۵ پیسے
(خطبہ نمبر)
سالانہ قیمت :- ۰۰ — ۱۵ روپے
ایک پرچہ ۳۰ پیسے
بیرون پاکستان
امریکہ کینیڈا ۰۰ — ۵۰۰ بذریعہ ہوائی ڈاک
(مینیجر)

ھوالشافی
مکرمی جناب چوہدری فیروز احمد صاحب ٹنڈو بھاگو سندھ لکھتے ہیں:-
"میرے ایک بیل کو برسیم کھانے کی وجہ سے اپھارہ ہوگیا۔ مرنے کے قریب پہنچ گیا۔ اکسیر اپھارہ دینے سے بالکل ٹھیک ہوگیا۔"
فی پیکٹ -/۱ - درجن -/۸ مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶ و ۶۰۷

حب اکسیر الحمراء
کے متعلق مکرم محمد اسلم صاحب حیات جی بن حسن ابدال تحریر فرماتے ہیں:
"آپکی دوا حب اکسیر الحمرا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے ہم اس مرض سے بہت پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ پیدا ہوا ہے اور زچہ بفضلہ صحت بہت اچھی ہے۔ ایک کورس اور بھجوادیں۔" قیمت مکمل کورس ۳۸ روپے
حب نورِ چشم
اس دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نور پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس : تیرہ روپیے
المنار دواخانہ ربوہ

کاغذ — اور — گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور
فون نمبرز ۶۴۵۲۳ / ۵۳۱۱۲
پر
تشریف لائیں
ملک عبداللطیف ستکوہی ٭ ملک محمد حنیف
فون نمبر ۶۲۵۱۶ فون نمبر ۶۲۵۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح حقیقی کی تشریح کرتے ہوئے اور ہمیں اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے اور بکلی مرضیات الٰہیہ میں محو ہو جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے۔ اسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلی خالی ہو جائیں اور کوئی بُت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے اور بکلی مرضیات الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اس فنا کے وہ بقا ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دوسرا رنگ بخشے اور ہماری معرفت کو ایک نئی نورانیت عطا کرے اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں اور ہمارا وہ قدیم خدا بھی ہمارے لئے ایک نیا خدا ہو جائے۔ یہی فتح حقیقی ہے جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں۔ اگر یہ فتح اس زمانہ میں مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی تو مجرد عقلی فتح انہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی میں یقین رکھتا ہوں کہ اس فتح کے دن نزدیک ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے یہ روشنی پیدا کرے گا اور اپنے ضعیف بندوں کا آمرزگار ہوگا۔"

(حقانی تقریر صفحہ ۲۳)

فرقانِ بے نظیر کی تفسیر بخش دی

فرقانِ بے نظیر کی تفسیر٭ بخش دی ٭ رعنائی حیات کی تصویر بخش دی
اک معجزہ اشاعتِ اسلام کے لئے ٭ اک شمع جس کو کفر کی تسخیر بخش دی
مہدیؑ نے ہم کو راہِ ہدایت پہ ڈال کر ٭ سارے جہاں کو عزت و توقیر بخش دی
عشقِ خدا تعالیٰ کی آگ لگائی کچھ اسطرح ٭ قلب و نظر کو اور ہی تنویر بخش دی
دیکھا جو میرا حال تو میرے حضور نے ٭ اپنی دعائے خیر کی تحریر بخش دی
افسردگی امید کی صورت بگڑ گئی ٭ مجھ بے نوا کی آہ کو تاثیر بخش دی
دن رات مجھ پہ شفقت و احساں کیا کئے ٭ الفت کی میرے پاؤں کو زنجیر بخش دی
قدسیوں کی گرمئی رفتار دیکھ کر ٭ ربوہ کو اُس نے اور بھی توقیر بخش دی

قسمت سے شوقِ بیعتِ مہدیؑ نصیب ہے
لطفِ خدا نے خوبی تقدیر بخش دی

[illegible]

٭ تفسیر صغیر و کبیر از حضرت المصلح الموعودؓ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ماہنامہ تحریک جدید ربوہ آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔
سالانہ چندہ -/۵ روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

ھو الشافی
بے بی ٹانک BABY TONIC
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن۔ دانت نکالنے کی تکالیف پرانے دستوں، بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کے لئے بہترین ٹانک۔ قیمت فی شیشی تین روپے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶ / ۶۰۷

شانتی کیپسول
میں ایسے قیمتی اجزاء شامل ہیں جو بیک وقت دل و دماغ جگر، معدہ اعصاب اور رحم کو طاقت دیتے ہیں شانتی کیپسول خون صاف کرتے اور نیا خون پیدا کر کے رنگت نکھارتے ہیں۔ شانتی کیپسول دماغی کام کرنے والی لڑکیوں کے لئے بہترین مقوی دوا ہے بےقاعدگی، سیلان، اٹھرا اور عام جسمانی کمزوری کے لئے مفید ہیں۔ دورانِ حمل شانتی کے استعمال سے بفضل تعالیٰ ماں اور بچہ کی صحت قائم رہتی ہے۔
قیمت:- تیس کیپسول ۱۲/۵۰
۶۰ کیپسول -/۲۴ سو کیپسول -/۳۶
المنار دواخانہ ربوہ

ہومیو بے بی ٹانک
بچوں کے دست۔ قے۔ بدہضمی۔ مٹی کھانے کی عادت دور کرتا۔ کیلشیم اور وٹامنز کی کمی کو پورا کرنے میں اکسیر ہے۔
قیمت -/۳ روپے
شفائے اپھارہ
جانوروں کا خطرناک اور جان لیوا اپھارہ ایک پیکٹ سے غائب
قیمت: ۷۵ پیسے، درجن -/۶ روپے
رسالہ حیرت انگیز مجرب دوائیں مفت طلب کریں
شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ
جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبی ضروریات بحسن پوری کر رہا ہے

دوائی خاص — زنانہ امراض کا واحد علاج دس روپے	پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے	زوجام عشق — طاقت کی لاثانی دوا سائز گولی پچیس روپے
حب مفید النساء — عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا ایک ماہ خوراک دس روپے	قدیمی — اولین — شہرہ آفاق حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مکمل کورس بیس روپے	اولاد نرینہ — مجرب دوا فی کورس پچیس روپے
حب مسان — سوکھے کی مجرب دوا فی شیشی پانچ روپے	ہمارا اصول — صاف ستھرے اجزاء۔ دیانتدارانہ دواسازی۔ عمدہ پیکنگ۔ غریبانہ قیمت۔ مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	تریاق خاص — نوجوانوں کی صحت کا نگہبان دس روپے
شہدین — خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے		معین الصحت — تلی بڑھ جانے، خرابی جگر اور یرقان کا علاج۔ سوکھے والوں کی خوراک دس روپے
تسہیل ولادت — پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنیکی دوا۔ تین روپے	مقوی دماغ گولیاں — دماغی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون۔ فی شیشی دس روپے	مقوی دانت منجن — دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے فی شیشی ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون ۶۳۵ ٭ ٹنڈو محمد خان

قاعدہ یسرنا القرآن مصنفہ پیر منظور محمد صاحبؓ جس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں ٭ **ہدیہ** قاعدہ کلاں ایک روپیہ پچاس پیسے قاعدہ خورد پچھتر پیسے ٭ ملنے کا پتہ **مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیزان

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

ORIENT

بواسیر PILES

کی حیرت انگیز دوا

پائلزکیور PILES CURE.

صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام۔ چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔ قیمت مکمل کورس -/۱۰

مفید لٹریچر مفت منگوائیے

کیور ہومیو ٹیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ؟

فون ۶۰۶/۶۰۷

لاہور میں

اپنی جملہ یونانی طبی ضروریات مثلاً ہر قسم کی معجونیں، خمیرے اطریفل، عرق، شربت مکمل اجزاء سے تیار کردہ۔ نیز خالص شہد اور خالص بادام روغن اور یونانی نسخہ جات ـــ نصف صدی قدیم دواخانہ۔

حکیم محمد جمیل رجسٹرڈ پریکٹیشنر

محمدی دواخانہ

۲۴ عزیز روڈ۔ مصری شاہ لاہور

بہترین نسخہ

ہاضمون کا نسخہ عام بازاری چورنوں سے بالکل مختلف ہے تبخیر معدہ کے مریضوں کا آزمائش شدہ۔

لیبل دیکھ کر خریدیں

قیمت چھوٹی شیشی دو روپے، نصف پاؤ چار روپے

ملنے کا پتہ:۔ **نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ**

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

"الفردوس" کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں ہر قسم کی "کشمیری شالیں، سٹولز اور مردانہ دھسے" کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ علاوہ ازیں فلیٹ کریپ، پرنٹ شنامہ، ساٹن کریپ نیز ریڈی میڈ عوامی سوٹ زنانہ و مردانہ ہر قسم۔ کامدار و پرنٹ قمیضیں اور سوٹ، لٹھے کی شلواریں اور پاجامے اعلیٰ کوالٹی میں موجود ہیں۔ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں۔

"الفردوس" کلاتھ مرچنٹ ۸۵۔ انارکلی لاہور

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

نصرت آرٹ پریس ربوہ

قوم کا اپنا پریس ہے اور انگریزی، عربی اور فارسی زبانوں میں لٹریچر شائع کرتا ہے۔ علاوہ ازیں روزمرہ کی ضرورت کی پرنٹنگ کے لئے آپ کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے ـــ اور "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کا خوبصورت بلاک چھاپ کر آپ کے لئے نصرت رائٹنگ پیڈ مناسب قیمت پر پیش کرتا ہے۔ احباب پیڈ طلب کریں۔

مینیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

NOOR-E-BASAR (OKK)

کاجل نورِ بصر

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے لاجواب تحفہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی

تجارت کو فروغ دیں!

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کحل نور

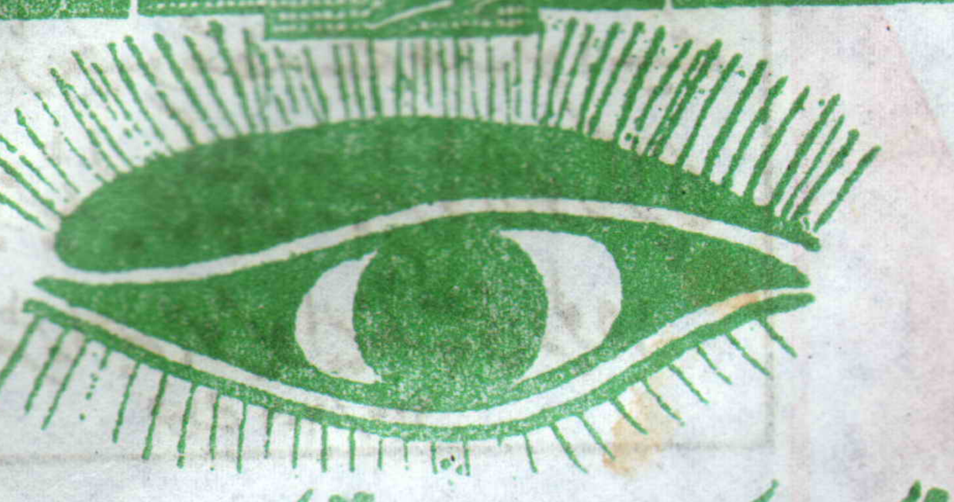

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے لاثانی تحفہ

ہمیشہ اپنے گھروں میں استعمال کریں!

تیار کردہ۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

خالص

سونے چاندی کے زیورات

جدید ڈیزائنوں میں بنوانے

اور

خرید و فروخت کے لئے

نیز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں

دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام، عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۵۰

صحت کی ضامن شہرہ آفاق

ادویہ کا مرکز

دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام

مردوں اور عورتوں کی خاص امراض

مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ فون ۵۲۴

ربوہ میں جلسہ یوم مصلح موعود

مسجد مبارک میں ۲۰ فروری کو نو بجے صبح یوم مصلح موعود کا جلسہ ہوگا۔ اہل ربوہ سے استدعا ہے کہ وہ وقتِ مقررہ پر پہنچ کر علماء سلسلہ کی تقاریر سے مستفیض ہوں۔

صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

زیور کی خرید و فروخت

اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے

محمود گولڈ سمتھ

گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۶۸۱

پر تشریف لائیں

ضروری اطلاع

فون نمبر ۵۸۲۲۲ گرام "نوبل"

ہماری کمپنی کا نمائندہ مارچ ۱۹۷۵ء میں مشرقِ وسطیٰ اور دیگر مغربی ممالک میں تجارتی مقاصد کے لئے جا رہا ہے۔ جو احمدی اصحاب اپنی مصنوعات ایکسپورٹ کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی مصنوعات کے نمونہ جات ذاتی طور پر لے کر ملیں یا پوری تفصیل کے ساتھ خط لکھیں۔

امپورٹ۔ ایکسپورٹ کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

اے۔ چوہدری اینڈ کمپنی

امپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز

۲۵۔ برانڈرتھ روڈ۔ رام گلی نمبر ۱

پوسٹ بکس نمبر ۱۷۹۵

لاہور

ربڑ ہوائی چپل اور پلاسٹک شوز کے

تیار کنندگان

ماڈرن انڈسٹریز

سی ۱۰۰۔ چھوٹی صنعتوں کی بستی۔ گوجرانوالہ

جرمولین (رجسٹرڈ) نئی اور پرانی خارش۔ داد، چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم

ہر دوا فروش سے خریدیں

(سٹاکسٹ) حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور